20091-قسطوں پر گاڑي خريدنا

سوال

کیا امریکہ میں قسطوں پر گاڑي حاصل کرنا حرام ہے ؟مجھے علم نہیں کہ معاہدہ میں کسی بھی قسم کا سود ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

کسی چیز پر حکم اس کی صورت سامنے آنے پر ہی لگایا جاسکتا ہے ، اس لیے اس بیع پر جواز یا حرمت کا حکم لگانا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اس کی صورت اور معاہدہ کی شروط اور اس کی صورت سامنے نہ آئے .

اس وقت قسطوں میں بیع کی دو صورتیں معروف ہیں اور عام پھیلی ہوئی ہیں :

پہلی صورت :

گاڑي اس سے خریدي جائے جو اس کی ملکیت میں ہو، چاہے وہ مالک کوئی شخص ہو یا پھر کوئی کمپنی ، اور اس کی قیمت قسطوں میں ادا کی جائے ، اس میں کوئی حرج نہیں چاہے قسطوں میں خریدي گئی چیز کی قیمت نقد قیمت سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو. اس کی مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (13973) .

دوسري صورت :

یہ گاڑي کسی شخص یا کسی اور سے خریدي جائے جس کے قبضہ اور ملکیت میں یہ گاڑي نہ ہو، بلکہ وہ گاڑي کے مالک کو آپ کی جانب سے گاڑي کی قیمت ادا کرے ، اس شرط پر کہ آپ اسے ادا کردہ مبلغ سے زیادہ رقم قسطوں میں ادا کریں گے ، تو یہ حرام ہے اس لیے کہ اس معاہدے کی اصل حقیقت یہ ہے کہ اس (بنک وغیرہ) نے آپ کو فائدے کے ساتھ سودي قرض مہیا کیا ہے ، اور ایسی کوئی چیز نہیں خریدي جو اس کی ضمانت میں داخل ہو اور وہ اس کا قبضہ کرکے اپنی ملکیت میں لے تا کہ اس کے لیے وہ چیز آپ کو فروخت کرنا صحیح ہو سکے .

اس کی مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (10958) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اور اس بنا پر اگر فرض کریں بنک حقیقتا گاڑي خرید کر اپنے قبضہ میں کرے اور پھر آپ کو زیادہ قیمت پر قسطوں میں فروخت کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ، اور یہ پہلی صورت میں داخل ہوگا.

مستقل فتوي کمیٹی سعودي عرب سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

ایک انسان نے اپنے دوست سے کہا کہ وہ نقدوں میں گاڑي خرید کر اسے قسطوں میں نفع کے ساتھ فروخت کردے ، تو کیا یہ سود شمار ہوگا ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

جس كوئى انسان كسى دوسرے شخص سے كوئى معين يا خاص اوصاف كى حامل كى گاڑي خريدنے كا كہے اور وہ اس سے وعدہ كرے كہ آپ سے يہ گاڑي ميں خريد لوں گا، لھذا اس شخص نے وہ گاڑي خريد لى اور اپنے قبضہ ميں لے لى، تو جس نے اس سے گاڑي خريدنے كا مطالبہ كيا تھا وہ اس سے يہ گاڑي نقد يا قسطوں ميں معلوم منافع كے ساتھ خريد سكتا ہے، اور اسے اس چيز كى فروخت جو اس كے ملكيت ميں نہ ہو شمار نہيں كرينگے، اس ليے كہ جس سے سامان كا مطالبہ كيا گيا تھا اس نے تو چيز طلب كرنے والے كو وہ چيز خريد كر اپنے قبضہ ميں كرنے كے بعد فروخت كى ہے، اس يہ حق نہيں كہ مثلا يہ گاڑي خريدنے يا پھر خريد كر اپنے قبضہ ميں كرنے سے قبل ہى دوست كو فروخت كر دے، كيونكہ ايسا كرنے سے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے منع فرمايا ہے كہ چيز خريد كر قبضہ ميں كرنے اور تاجر اپنے گھروں ميں لے جانے سے قبل اسى جگہ فروخت كر ديں. انتہى.

ديكھيں: فتاوي اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (152/13)

واللہ اعلم.